ماہ صفر منحوس کیوں.......؟

تحریر: تفضیل احمد ضیغم

صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔ اسلامی سال کے بارہ مہینوں میں سے اکثر کے فضائل قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ کسی کے کم اور کسی کے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان ہونے والی ان فضیلتوں کو حاصل کرنے کیلئے مسنون اعمال کرنا ایک مسلمان کی شان اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مفہوم ہے۔ ایک مسلمان کا یہ پختہ یقین ہے کہ دنیا جہان کا کوئی عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اعمال سے افضل نہیں ہوسکتا۔ خواہ اس عمل کا تعلق اسلامی مہینوں کے ساتھ ہے یا دنوں کے ساتھ۔ پھر یہ کہ پیارے حبیب ﷺ اس دنیا سے جاتے ہوئے کتاب و سنت پر مشتمل جتنا دین ہمیں دے گئے تھے صرف اتنے ہی دین پر عمل کرنے سے آدمی جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ بلکہ قیامت کے روز حوض کوثر سے میٹھا جام پینے کیلئے نبی ﷺ کی شفاعت اور جنت میں اعلیٰ مراتب کے حصول کیلئے بھی صرف اتنے ہی دین پر عمل کر لینا کافی ہے۔ یاد رکھیئے! عقل وخرد کی تمام قوتیں دین کے تابع ہیں۔ دین عقل کے تابع نہیں۔ مثال کے طور پر کسی آدمی کا یہ کہنا کہ اسلام نے یہ اصول بیان کیا ہے لیکن میری عقل اسے تسلیم نہیں کرتی اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ دین میں نقص ہے بلکہ اس کی ذہنی پرواز یہاں ختم ہوگئی ہے۔ اسلام کا بیان کردہ اصول سو فیصد درست ہے۔ ہاں اس کی سوچ کی قوتیں اتنی محدود تھیں کہ اسے سمجھ نہیں سکیں۔

اسی طرح دین اسلام تمام ادیان سے افضل اس اعتبار سے بھی ہے کہ اس میں ہر دور، ہر زمانہ اور ہر ماحول کی رہنمائی کرنے کی بھرپور قوت موجود ہے اس میں قدرت نے اتنی لچک رکھی ہے کہ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جارہا ہے ویسے ویسے دینی رہنمائی کی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور اس کا دامن راہنمائی بھی پھیلتا چلا جارہا ہے۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کے تمام اصول بیان فرما دیئے ہیں۔

اب اگر کوئی دین سے ہٹ کے اپنی محدود انسانی سوچ سے کوئی عمل تراش کر اسے دین میں شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی جانب دعوت دیتا ہے تو امام مالک رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق ایسا شخص اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام بندوں تک پہنچانے میں خیانت کی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے:

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَه‘ (سورۃ مائدہ آیت ٦٧)

ترجمہ ”اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو آپ پر آپ کے رب نے نازل فرمایا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا دیجیے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہ کیا“

ایک مسلمان کا پختہ یقین ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات لوگوں تک پہنچا کر رسالت کا حق ادا فرما دیا اب اپنے ذہن سے تراش کے کوئی عمل دین کی جانب منسوب کرنا اس اعلان کے مترادف ہے کہ نبی ﷺ سے نعوذ باللہ یہ کام رہ گیا تھا جسے میں بیان کر رہا ہوں۔

عقل وخرد کی تمام قوتیں دین کے تابع ہیں۔ دین عقل کے تابع نہیں۔ مثال کے طور پر کسی آدمی کا یہ کہنا کہ اسلام نے یہ اصول بیان کیا ہے لیکن میری عقل اسے تسلیم نہیں کرتی اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ دین میں نقص ہے بلکہ اس کی ذہنی پرواز یہاں ختم ہوگئی ہے۔ اسلام کا بیان کردہ اصول سو فیصد درست ہے۔ ہاں اس کی سوچ کی قوتیں اتنی محدود تھیں کہ اسے سمجھ نہیں سکیں

اس لئے کتاب وسنت کو چھوڑ کے کوئی بھی عمل کرنا اور اسے دین سمجھنا نہ افضل ہے نہ قبولیت کی شرائط کو پہنچتا ہے۔ میرے بعض محترم بھائیوں نے شاید نا سمجھی کی وجہ سے ماہ صفر کے ساتھ ایسی چیزیں منسوب کر دی ہیں جن کا دین اسلام سے تعلق نہیں ہے اور نہ ہی پیارے مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے صرف اصلاح کی نیت سے میں وہ چیزیں مختصراً آپ کے سامنے ذکر کروں گا۔ میرے عزیز بھائیو! اگر یہ حق باتیں آپ کو گراں محسوس ہوں تو میں اس کی معذرت چاہتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ آج اگر مغربی تہذیب نے مسلمانوں کو دین سے دور کر دیا ہے تو ان کی سوچ پہ تالے لگا کے ان پر تحقیق کے دروازوں کو بھی بند کر دیا ہے۔

ماہ صفر کی وجہ تسمیہ

صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔ حرمت والے چار مہینے ہیں:

۱۔ رجب ۲۔ ذوالقعدہ ۳۔ ذوالحجہ ۴۔ محرم۔

ان چار مہینوں میں عرب والے جنگ نہیں کرتے تھے۔ تلواروں کو بند کر لیتے اور اپنے گھروں میں آرام کرتے لوٹ مار سے رک جاتے اور اپنے دشمنوں سے بے خوف ہو جاتے آخری حرمت والے تین مہینے یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام چونکہ ایک دوسرے کے پیچھے اکٹھے آتے تھے۔ اسلئے جیسے ہی یہ مہینے ختم ہوتے اور صفر کا آغاز ہوتا عرب والے لڑائی بھڑائی کیلئے پھر گھروں سے سفر کو روانہ ہو جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے اسی مناسبت سے اس ماہ کو صفر کہا جانے لگا جیسا کہ عرب والے کہتے ہیں صفر المکان (مکان خالی ہو گیا) گویا ماہ صفر کے آغاز پر ہی لڑائیوں کی ابتداء ہو جاتی، گھر خالی رہ جاتے۔ اسلئے عرب والے ظہور اسلام سے قبل صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے۔

ماہ صفر اور موجودہ عمل

عرب والے دور جاہلیت میں صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے اور آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بعض مسلمان بھائی صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے ہوئے شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے، سفر کرنا نا مبارک سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض اس من گھڑت نحوست کو دور کرنے کیلئے چنوں کو ابال کر گھنگھنیاں تقسیم کرتے اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس سے نحوست اور بے برکتی دور ہو جاتی ہے۔ یہ سب باتیں خود ساختہ توہمات کا نتیجہ ہیں جن کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، ان تمام غلط عقائد کو ہمارے پیر ومرشد حضرت محمد ﷺ کی یہ حدیث مبارک رد کرتی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ.... الخ (صحیح بخاری کتاب الطب باب ۴۱۵)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرض کا متعدی ہونا نہیں (یعنی اللہ کے حکم کے بغیر کوئی مرض دوسرے کو نہیں لگتا) اور نہ بدفالی ہے نہ ہامہ اور نہ صفر۔"

حدیث کی تشریح:- ولا طیرہ کا مطلب یہ ہے کہ بدشگونی لینا جائز نہیں عرب کے لوگوں کو یہ عادت تھی کہ کسی کام کو نکلتے یا کسی جگہ جانے کا ارادہ کرتے تو پرندہ یا ہرن کو جھجھکارتے اگر وہ دائیں جانب بھاگتا تو اسے مبارک سمجھتے اگر بائیں جانب جاتا تو اس کام کو اپنے لئے نفع بخش نہ سمجھتے اور اس کے کرنے سے رک جاتے۔ نبی ﷺ نے اس توہم پرستی سے روک دیا۔

ولا ھامہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل عرب یہ عقیدہ رکھتے تھے اگر کسی شخص کو قتل کر دیا جائے تو اس کی کھوپڑی سے ایک جانور نکلتا ہے جس کا نام ھامہ ہے وہ ہمیشہ ان الفاظ میں فریاد کرتا رہتا ہے "مجھے پانی دو" جب تک قاتل کو قتل نہ کر دیا جائے وہ فریاد کرتا رہتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہامہ سے مراد اُلو ہے، عرب والے سمجھتے تھے جس گھر پر اُلو آ کر بیٹھ جائے اور بولے تو وہ گھر ویران ہو جاتا ہے یا کوئی اس گھر سے مر جاتا ہے۔ یہ اعتقاد ہمارے زمانہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے اسکو بھی باطل قرار دیا ہے۔

ولاصفر کے متعلق مختلف اقوال ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ اس سے مراد صفر کا مہینہ ہے جو محرم کے بعد آتا ہے۔ عوام اس کو منحوس سمجھتے اور اسے آفات کا موجب سمجھتے تھے اس لئے یہ اعتقاد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا ہے اور فرمایا: "صفر میں کوئی نحوست نہیں ہے۔"

نحوست اسلام کی نظر میں

ماہ وسال، لیل ونہار اور وقت کے ایک ایک لمحے کے خالق اللہ رب العزت ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی دن یا کسی گھڑی کو منحوس قرار نہیں دیا۔ ہاں جو حادثہ یا واقعہ تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ تو ہو کر ہی رہنا ہے اگر کسی دن کوئی حادثہ یا غمناک واقعہ رونما ہو جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ دن منحوس ہے۔ اصل میں ایسے تو ہمانہ خیالات غیر مسلم اقوام کے ذریعہ ہم میں داخل ہوئے ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کے ہاں شادی کرنے سے پہلے دن اور وقت متعین کرنے کیلئے پنڈتوں سے پوچھا جاتا ہے وہ اگر رات ساڑھے بارہ بجے کا وقت مقرر کر دے تو اسی وقت شادی کی جائے گی، اس وقت سے آگے پیچھے شادی کرنا بدفالی سمجھا جائے گا۔ اسی طرح مغربی دنیا تیرہ (۱۳) کے عدد کو منحوس سمجھتی ہے۔ یہی فاسد خیالات مسلم قوم میں در آئے ہیں اسلئے صفر کی خصوصاً ابتدائی تیرہ تاریخوں کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ ان ابتدائی تاریخوں کو تیرہ تیزی کہتے ہیں ان کی نحوست کو زائل

کرنے کیلئے مختلف عملیات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں دین اسلام کے روشن صفحات ایسی توہمات سے پاک ہیں اور دنوں میں سے کسی دن کو منحوس سمجھ کے شادی سے رک جانے کی بھی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ عرب والے شوال کے مہینہ کو منحوس سمجھ کے اس میں شادی نہیں کیا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال باطل کو ختم کرنے کیلئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شوال کے مہینہ میں شادی کی چنانچہ ایک موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا: ''میری شادی بھی شوال میں ہوئی اور رخصتی بھی شوال میں ہوئی اگر یہ منحوس ہے تو مجھ سے زیادہ نصیبے والی کون عورت ہے۔'' یعنی گھریلو زندگی مجھ سے زیادہ کامیاب کس کی گزری؟ اسلئے پیارے مسلمان بھائیوں کو قطعاً دل سے یہ خیال نکال دینا چاہیے کہ ماہ وسال میں کوئی دن منحوس بھی ہوسکتا ہے اور جو ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

يَوْمُ الْاَرْبعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍ" (بدھ کا دن برقرار رہنے والا منحوس دن ہے)

امام صاغانی اور ابن الجوزی نے اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیا ہے اسکی کوئی اصل نہیں۔

بلکہ کسی دن یا کسی مہینہ کو منحوس کہنا درحقیقت اللہ رب العزت کے بنائے ہوئے اس زمانہ میں جو لیل ونہار پر مشتمل ہے نقص اور عیب لگانے کے مترادف ہے اور اس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں روک دیا ہے:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (بخاری ومسلم)

ترجمہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم کا بیٹا مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں میرے ہاتھ میں حکم ہے میں ہی دن اور رات کو بدلتا ہوں۔''

معلوم یہ ہوا کہ دن رات اللہ کے پیدا کردہ ہیں کسی کو عیب دار ٹھہرانا خالق ومالک کی کاریگری میں درحقیقت عیب نکالنا ہے۔

ماہ صفر کا آخری بدھ اور سیر وسیاحت

صفر کے آخری بدھ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری سے صحت ملی انہوں نے غسل صحت فرمایا اور سیر وسیاحت کیلئے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے بعض لوگ سنت نبوی سمجھتے ہوئے آخری بدھ کو کاروبار بند کر کے خوبصورت کپڑے پہن کے سیر وسیاحت کیلئے نکل جاتے ہیں پارکوں اور کھیتوں میں سیر وسیاحت کے بعد جب وہ گھر لوٹتے ہیں تو شیرینی حلوہ پوریاں یا گندم کو ابال کر بچوں اور غرباء میں تقسیم کرتے ہیں۔ یہ بھائی ان کاموں کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے تئیں اسے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ساری بات من گھڑت ہے اور جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں کیونکہ ان دنوں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کی تھی اور پھر اس بیماری کی وجہ سے ربیع الاول میں آپ ﷺ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

ماہ صفر کے آخری بدھ سے متعلقہ اس سیر وسیاحت کے متعلق آیئے مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کے فتویٰ کو پڑھ لیتے ہیں۔

احمد رضا خان فاضل بریلوی کا فتویٰ

(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

مسئلہ:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی بنا بریں اس روز کھانا وشیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں.... مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں کہیں اس روز کو نحس ونامبارک جان کر پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و چھلہ چاندی اس روز کی صحت بخشی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کو استعمال کراتے ہیں یہ جملہ امور شرع میں ثابت ہیں یا نہیں؟

الجواب:- آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن حضور ﷺ کے صحت پانے کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعت مال ہے بہر حال یہ سب باتیں بالکل بے اصل اور بے معنی ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

امام صاحب کے اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ صفر کے آخری بدھ کو سیر وسیاحت کیلئے خاص کر لینا اور اسے ثواب سمجھ کر درجات کی بلندی کیلئے مختلف

آخری چہار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن حضور ﷺ کے صحت پانے کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعت مال ہے بہر حال یہ سب باتیں بالکل بے اصل اور بے معنی ہیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (احمد رضا خان بریلوی)

عملیات کرنا درست نہیں۔ آپ نے سیر وسیاحت کرنی ہے تو روزانہ کریں اسکے صحت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں نہ کریں تو بھی کوئی بات نہیں ہاں اسے کسی خاص دن ثواب کی نیت سے شریعت سمجھ کر کرنا درست نہیں ہے۔

ماہ صفر میں دیگر رائج شدہ کام

کچھ بھائی ماہ صفر میں خاص ترتیب اور خاص مقدار میں تسبیحات پڑھتے ہوئے بعض ایسی نفلی نمازیں پڑھتے اور اس کا حکم دیتے ہیں جن کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

ایسی نمازوں کا ذکر حدیث کی کسی کتاب میں بھی نہیں۔ کتب احادیث میں سے کوئی بھی کتاب اٹھالیں اور کتاب الصلوٰۃ کھول کے تلاش کریں یہ نمازیں آپ کو کہیں بھی نظر نہیں آئیں گی۔ اللہ ہمیں خالص قرآن وسنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر کوئی بھائی واقعتاً اللہ کا قرب چاہتا ہے اجر وثواب کا خواہش مند ہے تو وہ ایسی نمازوں کی بجائے نماز تہجد پڑھ لے نماز اشراق اور دیگر نفلی نمازیں جن کا بیان احادیث مبارکہ میں آیا ہے ان کو ادا کرلے اللہ رحیم وکریم نامہ اعمال کو ثواب سے بھر دیں گے اور یاد رکھیے!

قرآن وحدیث کو چھوڑ کے اپنی طرف سے بنائی ہوئی نمازوں کے ادا کرنے میں نہ اطاعت مصطفیٰ ﷺ ہے اور نہ اجر وثواب۔ اسی طرح کسی مہینہ کو منحوس قرار دے کر اس میں شادی بیاہ اور خوشی کے کاموں کو خود پر حرام کر لینا دین میں سختی پیدا کرنے کے مترادف ہے جبکہ دین انسان پر آسانی چاہتا ہے۔

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے
مجلّہ "**ترجمان الحدیث**"
میں اشتہارات دیجئے۔

حق وانصاف کا تقاضہ ہے دنیا عراق کا ساتھ دے، امام کعبہ

ہمیں حقیقی آزادی صرف اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے کہ ہم صرف اللہ سے ڈریں

امام کعبہ اور سعودی عرب کی شوریٰ کے سپیکر شیخ صالح بن عبداللہ حمید نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف غیر منصفانہ جنگ بند ہونی چاہئے۔ اگر یہ جنگ جاری رہی تو نفرتوں اور تنازعات میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حق اور انصاف کا تقاضہ ہے کہ عراق کا ساتھ دیں۔ نماز جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عراق کے خلاف جنگ ایک انتہائی غلطی ہے۔ یہ خسارے کی جنگ ہے جس میں کوئی نہیں جیتے گا۔ پانچ لاکھ نمازیوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں حقیقی آزادی اس وقت ہی حاصل ہوسکتی ہے جب تک ہم اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ مسلمان اللہ پر مضبوط ایمان کے ذریعے ہی قوت اور کامیابی کی منزل پا سکتے ہیں۔ دشمن جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا ہوں۔ انہیں خوفزدہ کر کے انہیں سیاسی اور اخلاقی طور پر تباہ کیا جائے۔ موجودہ بحران سے سبق حاصل کرتے ہوئے متحد ہونا چاہئے۔

فاضل جلیل قاضی عبدالرزاق صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعتی وعلمی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت اہلحدیث کی معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ کے استاد حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب طویل علالت کے بعد گذشتہ دنوں گوجرانوالہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی فاضل اور محنتی استاد تھے تنظیمی معاملات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور پیرانہ سالی کے باوجود جماعتی ومسلکی حمیت سے بھرپور جواں جذبہ رکھتے تھے کسی بھی مجلس میں جماعتی کاز یا مسلکی وقار کے خلاف کوئی بات ہوتی تو فوراً اس سے اختلاف کرتے ہوئے صحیح صورتحال کو واضح کرتے۔ راقم کو ان کی وفات کی اطلاع جنازہ سے تیسرے دن ملی جس کی وجہ سے اپنے محترم استاد کی نماز جنازہ میں شرکت سے محروم رہا۔ ان کی نماز جنازہ پہلے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں ادا کی گئی بعد ازاں انہیں ان کے آبائی گاؤں کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ لے جایا گیا جہاں دوبارہ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد سپرد خاک کردیا گیا۔

ادارہ ترجمان الحدیث مرحوم کے لواحقین اساتذہ کرام انتظامیہ، وطلبہ جامعہ محمدیہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه

شریک غم: فاروق الرحمن یزدانی، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد